رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸۲۳ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸۳

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ماہوار

رسالہ خالد ربوہ

امان / شہادت ۱۳۳۲ ہش

مارچ / اپریل ۱۹۵۳ء

خادم کا عہد

"اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

میں اقرار کرتا ہوں کہ دینی۔ قومی اور ملّی مفاد
کی خاطر میں اپنی جان۔ مال وقت اور عزّت کو
قربان کرنے کے لئے ہر دم تیّار رہوں گا۔"

احمدی نوجوانوں کا دینی علمی اور ادبی

ماہوار رسالہ

خالد

جلد ۱ | نمبر ۶ و ۷

زیر انتظام

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ربوہ

امان / شہادۃ ۱۳۳۲ ہش — مارچ / اپریل ۱۹۵۳ء

مدیر

غلام باری سیف

فہرست مندرجات

ہر قسم کی خط و کتابت و ترسیل زر
بنام "مینیجر خالد ربوہ" ہونی چاہیئے
چندہ سالانہ چار روپے آٹھ آنے

نگین رقم

[illegible] الباسط پرنٹر و پبلشر نے خالد پریس سرگودھا میں چھپوا کر دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ ضلع جھنگ سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خالد

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ماہوار رسالہ

مارچ - اپریل ۱۹۵۳ء

ہماری منزلِ مقصود اپنے خالقِ حقیقی کو حاصل کرنا ہے۔
خوش بخت ہے وہ انسان جس نے اس غرض کو سامنے رکھا اور اسے حاصل کیا اور اللہ تعالیٰ رحم کرے اس انسان پر جس نے اپنی زندگی مختلف ہنگاموں میں گذار دی اور اس اصل مقصد کی طرف توجہ نہ کی۔

دنیا کی ساری عزتیں اور وجاہتیں فانی ہیں۔ اس دنیا کو اللہ تبارک تعالیٰ نے قرآن پاک میں حیاۃ ادنٰی سے تعبیر کیا ہے اور آخرۃ کو اصل زندگی قرار دیا ہے، عرب کا ایک مشہور خطیب "قسّ بن ساعدۃ" تھا، وہ جب تقریر کیا کرتا تو حاضرین کو مخاطب کر کے کہا کرتا، این الفرعون، این الهامان، کہ لوگو مصر کا جابر فرمانروا فرعون کہاں گیا، وہ فرعون جو مصر کے تخت پر بیٹھ کر کہا کرتا تھا "الیس لی ملك مصر" کہ کیا یہ زرخیز ملک مصر میرا نہیں، لیکن میرا ملک کہنے والا اسی ملک کے دریا میں غرق ہوا اور کوئی اسے اس سے بچا نہ سکا اس دنیا کی ہر چیز فانی ہے اگر کچھ کام آ سکتا ہے تو وہ نیک اعمال ہیں۔

ایک صحابی ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! قیامت کب آئیگی۔ آپ نے فرمایا۔ قیامت کے متعلق پوچھتے ہو اس کے لئے کوئی تیاری بھی کی ہے۔ ایسے ہی ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دفعہ جنازہ کے ساتھ قبرستان تک تشریف لے گئے، ابھی لحد مکمل نہ ہوئی تھی آپ قبر کے کنارے بیٹھ گئے آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور زبان مبارک سے فرمایا

"لوگو اس دن کیلئے کچھ تیاری کر لو"

خوش قسمت ہے وہ انسان جس نے اس دن کے لئے تیاری کی اور اس احکم الحاکمین کے سامنے پیش ہونے سے پہلے اپنے نامۂ اعمال میں کئی بہتر

ہمارا کام

اندراجات کروا لئے

ہماری زندگیوں کا مقصد یہی ہے کہ

ہمارا خدا ہم سے راضی ہو جائے

ہمارا اس سے پیوند ہو جائے کہ تمام قدرتیں اسے حاصل ہیں وہی حقیقی مسرتوں کا سرچشمہ ہے

مذہب کا مقصد اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے جو اپنے آپ کو ایک مذہبی آدمی کہتا ہے اسے اپنے عمل سے ثبوت دینا چاہئے کہ وہ اللہ والا ہے۔ آج دنیا فلسفی نظریات اور فلک شگاف نعروں کی طرف نہیں بلکہ عملی زندگی کی طرف دیکھتی ہے کہ مجھے مذہب کی طرف بلانے والے کی اپنی زندگی پر اس مذہب نے کیا اثر کیا ہے

پس

ہمیں دلائل سے زیادہ اپنے عمل سے دنیا کو اسلام کی طرف کھینچنا ہے دنیا کے قلوب نیک اور پاک نمونہ سے فتح ہو سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی نصرت اس سے تعلق پیدا کرنے سے ہی ہم جذب کر سکتے ہیں۔ یہ ہے ہماری زندگیوں کا مقصد جسے ہمیں حاصل کرنا ہے۔

"مشعلِ راہ"

یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔ اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرضِ تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں۔ کہ گناہ ایک زہر ہے۔ اس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو۔ دعا کرو۔ تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔" (کشتی نوح ص۱۷)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ تم حزب اللہ بن جاؤ۔ اسلام اور اللہ تعالیٰ کی محبت۔ نیکی۔ سچائی ہمیشہ اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ دنیا کی بہتری کی کوشش میں لگ جاؤ۔ اور بنی نوع کی خدمت کا شوق اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ اسلام کا کامل نمونہ بن جاؤ۔" (الفضل ۱۳ اپریل ۱۹۳۸ء)

جواہر پارے

قربانی مجسم قربانی

عن سعد بن ابراهيم عن ابيه ابراهيم ان عبد الرحمان بن عوف أتي لطعام وكان صائمًا فقال قتل مصعب بن عمير وهو خير مني كفن في بردة ان غطي رأسه بدت رجلاه وان غطي رجلاه بدا رأسه واراه قال و قتل حمزة وهو خير مني ثم بسط لنا من الدنيا ما بسط او قال اعطينا من الدنيا ما اعطينا وقد خشينا ان تكون حسناتنا عجلت لنا ثم جعل يبكي حتى ترك الطعام

(بخاری جزو ثالث - باب غزوہ احد)

ترجمہ: حضرت سعد بن ابراہیم سے روایت ہے وہ اپنے باپ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف کے سامنے جب افطاری کے وقت کھانا لایا گیا۔ تو حضرت عبدالرحمن بن عوف نے فرمایا۔ کہ مصعب بن عمیر جب شہید ہوئے (اور وہ مجھ سے بہتر تھے) تو ان کو ایک چادر میں کفن دیا گیا۔ اور چادر اتنی چھوٹی تھی۔ کہ اگر ان کا سر ڈھانپتے تھے۔ تو پاؤں ننگے ہو جاتے تھے۔ اور اگر پاؤں ڈھانپتے تھے تو سر ننگا ہو جاتا تھا۔ اور حضرت حمزہ شہید ہوئے تو وہ بھی مجھ سے بہتر تھے۔ پھر ہمارے لئے دنیا سے وہ کچھ پھیلایا گیا۔ جو پھیلایا گیا۔ یا انہوں نے یہ کہا کہ ہمیں وہ دنیا دی گئی۔ جو دی گئی۔ اور ہم ڈرے کہ ہماری نیکیوں کا عوض اس دنیا میں جلد مل گیا ہے۔ یہ کہہ کر حضرت عبدالرحمن بن عوف رونے لگ پڑے اور اتنا روئے کہ کھانا چھوڑ دیا۔

تشریح: عبدالرحمن بن عوف مشہور مالدار صحابی تھے۔ جن کی دولت کے آج تک افسانے مشہور ہیں۔ ان کے سامنے ایک دن افطاری کے وقت پر تکلف کھانا لایا گیا۔ تو آپ کو اپنے ساتھیوں کی کس مپرسی کا وہ وقت یاد آگیا جب اُحد کے میدان میں مسلمان شہداء کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں اور تن ڈھانپنے کو کفن تک میسر نہ تھا۔ مصعب بن عمیر کی ایک چھوٹی سی اونی چادر تھی جس سے سر کو ڈھانپتے تھے تو پاؤں ننگے ہو جاتے تھے اور پاؤں ڈھانپتے تھے تو سر ننگا ہو جاتا تھا۔ یہی حال حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آپ چچا تھے۔ آپ بھی اُحد میں شہید ہوئے۔ کفار نے آپ کی لاش کا حلیہ تک بگاڑ دیا تھا۔ جسے عربی میں "مثلہ" کہتے ہیں۔ ناک۔ کان کاٹ دیئے تھے۔ سینہ چیر کر کلیجہ نکال کر ہندہ نے چبانے کی کوشش کی تھی۔ آنحضرت صلعم نے لاش کو دیکھا تو سخت مضطرب ہوئے تھے۔ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غم کا اندازہ اس سے فرمائیں کہ حضرت حمزہ کے قاتل وحشی جو بعد میں مسلمان ہو گئے تھے۔ آنحضرت صلعم نے ان کو کہا تھا۔ "وحشی میرے سامنے نہ آیا کرو" آپ کی لاش کو ڈھانپنے کے لئے بھی کفن میسر نہ تھا۔ سر ڈھانپتے تھے تو پاؤں ننگے ہو جاتے تھے۔ اور اگر پیر ڈھانپتے تھے تو سر ننگا ہو جاتا تھا۔ آخر آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ سر کو چادر سے ڈھانپ دیا جائے۔ اور پاؤں اذخر گھاس ڈال دی جائے۔ (یہ گھاس بڑی کثرت سے مکہ اور مدینہ میں ہوتی ہے)

ایک طرف یہ ایام تھے اور اس کے بعد وہ دن بھی آئے۔ جبکہ اسلام نہ صرف عرب میں بلکہ دنیا میں ایک عظیم ترین طاقت سمجھا جانے لگا تھا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف بھی ان صحابیوں سے تھے۔ خدا نے آپ کو بہت

اچھے دن دکھائے تھے۔

آپ اس بات پر روتے ہیں کہ وہ اپنی ان تمام نیکیوں اور قربانیوں کا بدلہ اللہ تعالیٰ سے جا کر لینگے! اور ہم گھاٹے میں رہے کہ ہمیں اسی دنیا میں اس کا بدلہ دیا گیا۔ اور ایک اور روایت میں ہے۔ جو کہ حضرت خباب بن ارت سے روایت ہے (یہ مدینہ میں آہن گری کا کام کرتے تھے) بعد میں انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے کچھ اچھے دن نصیب کئے۔ وہ بھی ایک موقعہ پر اُن لوگوں کی خوش نصیبی پر رشک کرتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں

اور ہم ایسے ہیں جن کے ثمر اس دنیا میں پک گئے
اور وہ انہیں چن رہے ہیں

حقیقت یہی ہے کہ کسی معاوضہ کی خواہش کے بغیر صرف خدا کی رضا کی خاطر قربانی کرنا اور اپنا اجر اللہ سے لینا۔ یہ تھا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مطمح حیات۔ وہ اگلی دنیا میں ہی اپنے اعمال کا اجر چاہتے تھے۔ اور اس دنیا میں اگرچہ اجر ملتا تھا تو روتے تھے۔ کیا پاکباز انسان تیار کئے تھے پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

ہم جو خادم احمدیت ہیں۔
ہمارا ہے سچے اسلام کا نعرہ

عبدالحمید صاحب آصف

حضرت سلطان ٹیپو رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں

پڑھ رہا ہوں آج تیری کتاب زندگی
تیرا اک اک کارنامہ آفتاب زندگی
تو نے ہر گز مصطفیٰؐ کے ہاتھ سے کوثر پیا
اور مسلم کو پلائی ہے شراب زندگی

وہ فرنگی جس نے تیری شان و شوکت چھین لیا
اور مٹی میں ملا دی آبرو اسلام کی
وہ فرنگی دین جس کا جھوٹ کا طومار تھا
ابن مریم کی خدائی کا جو دعویدار تھا

آج اس کے گھر پہ حملہ کر رہا ہے احمدی
اور چلایا نعرۂ توحید سے ہے توڑ دی
اس فرنگی نے خدا کا پہلوان گھائل کیا
اور ہم نے مار ڈالا ہے فرنگی کا خدا!

ہو مبارک تجھ کو تیرے خون کا بدلہ لیا
آج یورپ احمدی کے نام سے ہے کانپتا

روشن ستارے

حضرت ابودجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نام سماکؓ بن خرشنہ انصاری تھا۔ ابودجانہ ان کی کنیت تھی۔ آپ غضب کے بہادر تھے۔ لڑائی میں سرخ کپڑا سر پر باندھکر لڑا کرتے تھے۔ جس کے ایک طرف نصرٌ من اللہِ و فتحٌ قریبٌ کہ اللہ کی مدد اور فتح قریب ہے لکھا ہوا تھا۔ اور دوسری طرف لکھا ہوا تھا الجبانۃ فی الحرب عار ومن فرّ لم ینج من النار۔ کہ جنگ میں بزدلی ایک عیب اور جو بھاگ گیا وہ عذاب سے بچ نہیں سکے گا۔ بدر کی جنگ میں بھی شریک رہے۔ اُحد کی جنگ میں انہوں نے ایک ایسا اعزاز پایا جس سے یہ ممتاز ہوئے۔ اُحد کے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار ہاتھ میں لی۔ اور فرمایا۔ "کون ہے جو اس تلوار کا حق ادا کرے۔" بہت سے صحابہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے چاہا کہ آج یہ اعزاز انہیں نصیب ہو۔ حضرت علیؓ۔ حضرت عمرؓ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت زبیرؓ نے چاہا کہ آج یہ تلوار انہیں عطا ہو۔ لیکن آنحضرت صلعم نے اپنے ہاتھ کو روکا۔ اور فرمایا۔ کون ہے جو اس تلوار کا حق ادا کرے۔

آخر ابودجانہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں اس کا حق ادا کروں گا۔ مجھے عنایت فرمایئے۔ آنحضرت صلعم نے تلوار انہیں دے دی۔ حضرت ابودجانہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! اس کا کیا حق ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا حق یہ ہے۔ کہ اس سے کوماتا چلا جا۔ یہاں تک کہ تلوار ٹیڑھی ہو جائے۔" آنحضرت صلعم کی اس تلوار کے ایک طرف یہ شعر لکھا ہوا تھا؂

فی الجبن عار وفی الاقدام مکرمۃ
والمرء بالجبن لا ینجو من القدر

کہ بزدلی میں عار ہے اور آگے بڑھنے میں عزت ہے۔ اور آدمی بزدلی سے تقدیر سے بچ نہیں سکتا۔

حضرت ابودجانہؓ نے تلوار ہاتھ میں لی۔ وہی سرخ کپڑا نکالا اور سر پر باندھ لیا۔ جب انہوں نے وہ مشہور سرخ کپڑا نکالا۔ تو انصار نے کہا۔ کہ ابودجانہ نے عصابۃ الموت "یعنی موت کا پٹکا نکال لیا۔ حضرت ابودجانہؓ تلوار ہاتھ میں لیکر رجز پڑھتے ہوئے دشمن کی صفوں کی طرف تبختر سے چلنے لگے۔ آنحضرت صلعم نے حضرت ابودجانہؓ کو اس طرح چلتے دیکھا تو فرمایا۔ اس قسم کی چال کو اللہ تعالےٰ ناپسند کرتا ہے۔ لیکن اس قسم کے مواقع پر یہ جائز ہے۔"

حضرت زبیرؓ حضرت ابودجانہؓ کے ساتھ ہو لئے۔ کہ دیکھوں ابودجانہؓ اس کا کیا حق ادا کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں میں حضرت ابودجانہ کے ساتھ ہو گیا۔ حضرت ابودجانہؓ جس طرف جاتے تھے۔ موت بکھیرتے جاتے تھے۔ وہ کہتے ہیں اس دن جو بھی حضرت ابودجانہ کے سامنے آیا۔ حضرت ابودجانہ کے ہاتھ سے وہ بچ کر نہیں گیا۔ حضرت ابودجانہؓ جس طرف حملہ کرتے تھے۔ صفوں کو الٹ دیتے تھے۔ وہ صفوں کو چیرتے ہوئے نکل گئے۔ اور صفوں کے اخیر میں جہاں مشرک عورتیں خیمہ زن تھیں اور اپنے مردوں کو اشعار پڑھ پڑھکر جوش دلا رہی تھیں۔ جا پہنچے۔ ان عورتوں میں ہندہ بھی تھی۔ حضرت ابودجانہ نے اپنی تلوار بلند کی۔ ہندہ امداد کے لئے چلائی۔ لیکن کوئی اس کی پکار پر نہ آیا۔ لیکن حضرت

ابو دجانہؓ نے تلوار روک لی۔ حضرت زبیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس موقعہ پر حضرت ابو دجانہ سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے آپ نے تلوار اٹھائی اور جب ہندہ آپ کی تلوار کی زد میں آ گئی۔ تو آپ نے تلوار کو روک لیا۔ حضرت ابو دجانہؓ نے فرمایا۔ یہ تلوار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ میں نے نہیں چاہا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تلوار ایک عورت کے خون میں نہائے۔ اور عورت بھی وہ جس کا اس وقت کوئی مددگار نہیں حضرت زبیرؓ کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ سنا تو مجھے یقین ہو گیا۔ کہ واقعی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا یہی شخص مستحق تھا۔ اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا حق ادا کر دیا۔

یہ کوئی کم اعزاز نہیں۔ جو اُحد کے دن حضرت ابو دجانہؓ کو نصیب ہوا۔ بڑے بڑے جلیل القدر صحابی تھے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا اعزاز حضرت ابو دجانہ کو نصیب ہوا۔ اور واقعی انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا حق ادا کر دیا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

پوسٹ ماسٹر صاحب جنرل توجہ فرمائیں

دفتر سے تمام مجالس اور خریداران کو پرچہ چھپتے ہی بھجوایا جاتا ہے۔ پہلے بھی شکایت آ چکی ہے۔ اب پھر شکایات آ رہی ہیں ڈاک میں سے خالد کے پرچے اڑا لیے جاتے ہیں جناب پوسٹ ماسٹر صاحب جنرل اس طرف خاص توجہ فرما کر اسکی اصلاح فرمائیں۔ نیز تمام خریداران اور مجالس بھی نوٹ فرمالیں کہ اگر پرچہ نہیں دس تاریخ تک نہ ملے تو دفتر کو اطلاع دیں۔ زائد پرچہ بھجوا دیا جائیگا خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر ضرور نوٹ فرمائیں۔ (مینجر رسالہ خالد)

لازوال صداقتیں

۱۔ مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ۔ (انعام ع۴)

نہیں ہم نے کمی کی قرآن میں کسی چیز کی۔

۲۔ فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ (مائدہ ع۷)

پس بڑھ جاؤ نیکیوں میں۔

۳۔ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ (نساء ع۱)

اے لوگو اپنے رب کا تقوی اختیار کرو۔

۴۔ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی۔ (البقرہ ع۲۵)

اور زاد راہ لو۔ اور تحقیق بہترین زادراہ تقوی ہے

۵۔ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔ (حدید ع۳)

اور نہیں ہے دنیا کی زندگی مگر دھوکے کا سامان۔

۶۔ اِنْ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا (انفال)

اگر تم اللہ کا تقوی اختیار کرو گے تو وہ تم سے امتیازی سلوک کرے گا۔

۷۔ "وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی"۔ (انعام ع۲)

اور نہیں بوجھ اٹھا کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ۔

۸۔ "اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ"۔ (آل عمران ع۱۸)

تحقیق اللہ تعالی مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

۹۔ اِنَّ اللّٰہَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ (آل عمران ع۴)

تحقیق اللہ تعالی جس کو چاہتا ہے بغیر حساب کے دیتا ہے۔

"اسلام کی فتح عظیم"

مسٹر ڈوئی آف امریکہ کے متعلق پیشگوئی کی بعض جدید تفاصیل

امریکہ کے ایک شخص ڈاکٹر ڈوئی نے جب اسلام پر رکیک حملے کئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) کی شان اقدس میں گستاخی کی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غیرت جوش میں آئی۔ اور آپ نے خدا سے خبر پا کر ڈوئی کی موت کی پیشگوئی کی۔ اس کی تفصیل کے لئے حضور کی تصنیف حقیقۃ الوحی کا مطالعہ فرمائیے۔

ہمارے لئے یہ امر مسرت اور ازدیاد ایمان کا موجب ہے کہ ہمارے بزرگ محترم جناب چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ ڈوئی کے ملک میں بیٹھ کر اس پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر اپنی تحقیق کو خالد کے صفحات میں پیش کر رہے ہیں۔ جزاہ اللہ عنا احسن الجزاء۔ (ادارہ)

(۱)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشانات اور پیشگوئیوں میں سے ڈوئی کی موت کا نشان ایک خاص امتیاز رکھتا ہے۔ یہ پیشگوئی ان پیشگوئیوں میں سے ایک ہے جس کا ظہور صرف ہندوستان تک ہی محدود نہ تھا۔ بلکہ اس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام دنیا کے لئے "ایک نشان" قرار دیا۔ اور اعلان فرمایا کہ خدا تعالیٰ اس نشان کو "اس لئے ظاہر کرے گا تا وہ یہ گواہی دے کہ یہ عاجز جس کو تمام قومیں گالیاں دے رہی ہیں۔ اس کی طرف سے ہے" یہ وہ نشان ہے جس کو حضور اقدس نے "فتح عظیم" قرار دیا۔ اور جس کی اشاعت قبل از وقت مشرق و مغرب میں نہایت کثرت کے ساتھ خود دشمن کے ذریعہ سے ہوئی۔ اور جس کے ظہور کے بعد دشمن نے بھی اس کی صداقت کو تسلیم کیا۔ یہ وہ نشان ہے جس میں مقابلہ محض دو انسانوں کے درمیان نہیں تھا۔ بلکہ دو مذہبوں کے نمائندہ پہلوانوں نے اپنے مذہب کی صداقت پر خدا تعالیٰ سے تعلق کو ثبوت کے طور پر پیش کیا۔ اور خدائے قدوس کی تجلی ہوئی۔ اور فتح جلی نے بالبداہت ثابت کر دیا کہ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ۔ اور کہ وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ۔ کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک حقیقی اور کامل دین صرف اسلام ہے۔ اور اس کے مقابل پر سب دعوے محض جھوٹے۔ باطل اور ناقابل قبول!

(۲)

اعلان مباہلہ

سیدنا حضرت مسیح الموعود علیہ السلام نے اس پیشگوئی کا اعلان ۱۹۰۲ء اور ۱۹۰۳ء میں ایک چٹھی کے ذریعہ فرمایا۔ جس کی تفصیل حضور نے حقیقۃ الوحی

کے تتمہ میں بیان فرمائی ہے۔ حضور نے یہ چھٹی اشتہار انگریزی ۲۳ اگست ۱۹۰۳ء کے طور پر شائع فرمائی اور اس میں ڈوئی کو مباہلہ پر بلاتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"میں عمر میں ستر برس کے قریب ہوں اور ڈوئی جیسا کہ وہ بیان کرتا ہے پچاس برس کا جوان ہے۔ لیکن میں نے اپنی بڑی عمر کی کچھ پرواہ نہیں کی کیونکہ اس مباہلہ کا فیصلہ عمروں کی حکومت سے نہیں ہوگا۔ بلکہ خدا جو احکم الحاکمین ہے وہ اس کا فیصلہ کرے گا۔ اور اگر ڈوئی مقابلہ سے بھاگ گیا ...... تب بھی یقیناً سمجھو کہ اس کے صیہون پر جلد تر ایک آفت آنے والی ہے۔"

اس اشتہار کا نہ صرف ہندوستان بلکہ یورپ اور امریکہ کے اخبارات میں بھی ذکر ہوا۔ حقیقۃ الوحی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے امریکہ کے ۳۲ ایسے اخبارات کا حوالہ دیا ہے جنہوں نے اس اعلان مباہلہ کا ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ "یہ اخبار صرف وہ ہیں جو ہم تک پہنچے ہیں۔ اس کثرت سے معلوم ہوتا ہے کہ سینکڑوں اخباروں میں یہ ذکر ہوا ہوگا۔" پھر اس امر پر مزید تصدیق ثبت کرنے کے لئے بدقسمت ڈوئی اس علم سے بے خبر نہیں رہا۔ خود اس نے اپنے اخبار لیوز آف ہیلنگ (Leaves of Healing) میں اس پیشگوئی کا ذکر کیا۔ اور نہایت حقارت و تعلّی کے ساتھ حضرت اقدس کو ہندوستان کا ایک بیوقوف محمدی مسیح" کے طور پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ:۔

"کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ میں مچھروں اور مکھیوں کا جواب دوں گا۔" اگر میں ان پر اپنا پاؤں رکھوں تو میں ان کو کچل کر مار ڈالوں گا۔"

اور اس طرح سے ڈوئی نے خود اپنے آپ کو خدائی تقدیر کا نشانہ بنا لیا۔

(۳)

پیشگوئی کا ظہور

۱۹۰۳ء ڈوئی کے انتہائی عروج کا زمانہ تھا۔ اور جیسا کہ آگے بیان کیا جائے گا۔ اس وقت امریکن پبلک اس بات کا تصور بھی نہ کر سکتی تھی۔ کہ ڈوئی کا انجام ذلت اور دکھ اور حسرت کا انجام ہوگا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ملک بھر کے اخبارات میں اس کی کامیابی کی دھوم تھی۔ مگر خدا تعالیٰ کے نوشتوں کو پورا ہونے دیر نہ لگی۔ صرف چار سال ہی بعد مارچ ۱۹۰۷ء کے ابتدائی دنوں میں نہایت ذلت، نہایت درجہ نامرادی اور نکبت کے ساتھ مر گیا۔ اس کے مرنے پر پھر امریکن پریس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کو دہرایا۔ اور دبی زبان سے اعتراف کیا کہ ڈوئی کی موت ہندی مسیح کی فتح ہے جس کو اس بدنصیب شخص نے مچھروں اور مکھیوں سے تشبیہ دے کر کچل دینے کی تعلّی کی تھی۔ ان اخبارات کے حوالے اور اقتباسات بھی احمدیہ لٹریچر میں متعدد بار چھپ چکے ہیں۔

(۴)

نتیجہ عظیم کی تفاصیل

یہ پیشگوئی اپنی تمام جہات میں نہایت واضح اور صاف پیشگوئی تھی۔ حضرت مسیح الموعود علیہ السلام نے ڈوئی کو مباہلہ کے لئے بلایا۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی اعلان فرمایا کہ اگر ڈوئی مقابلہ سے بھاگ گیا تو تب بھی اس کی ہلاکت مقدر ہے۔ اور خود ڈوئی ہی نہیں بلکہ اس کے بسائے ہوئے شہر صیہون پر بھی جلد تر ایک آفت آنے والی ہے۔ پیشگوئی کے الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ اگرچہ ڈوئی کو مقابلہ کے لئے بلایا گیا۔ مگر امکان بھی تھا کہ وہ مقابلہ سے بھاگ جائے گا۔ مگر اس نے بھاگنے کے باوجود بھی یہ ہلاکت اس سے

نہ ٹلے گی۔ اور نہ صرف وہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی ذلت کی موت مرے گا۔ بلکہ اس کی موت سے بھی جلد تر اس کے تعمیر کردہ شہر پر آفت آئے گی۔ چنانچہ یہ پیشگوئی حرف بحرف انہی تفاصیل کے ساتھ پوری ہوئی۔

پہلے ڈوئی نے مباہلہ سے انکار کیا۔ پھر اس کے شہر صیحون پر آفت آئی۔ اور اس نے خود اپنی آنکھوں سے اس عمارت کو گرتا ہوا دیکھا جس کی تعمیر پر اس نے ساری عمر صرف کر دی تھی۔ اور تمام ذلتوں کا مشاہدہ کرنے کے بعد محمدی مسیح کی زندگی میں ہی اپنے انجام کو پہنچا۔

(۵)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں بدزبانی

ڈوئی کی دریدہ دہنی کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کرنا ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی گندہ دہنی پر آگاہ ہو کر تحریر فرمایا:۔

"یہ شخص ...... اسلام کا سخت درجہ پر دشمن تھا ...... اور حضرت سید النبیین و اصدق الصادقین و خیر المرسلین و امام الطیبین جناب تقدس مآب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کاذب اور مفتری خیال کرتا تھا۔ اور اپنی خباثت سے گندی گالیاں اور فحش کلمات سے آنجناب کو یاد کرتا تھا۔ غرض بغض دین متین کیوجہ سے اس کے اندر خنزیر حقیقتیں موجود تھیں۔ اور جیسا کہ خنزیروں کے آگے موتیوں کی کچھ قدر نہیں۔ ایسا ہی وہ توحید اسلام کو بہت ہی حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا۔ اور اس کا استیصال چاہتا تھا۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱)

سید المرسلین رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) کے متعلق اس شخص کی بدگوئی بلا شبہ اس قدر تکلیف دہ ہے۔ کہ ایک مرد مومن کا خون کھولنے لگتا ہے۔ کوئی وجہ نہ تھی کہ مرسل زمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے پیارے آقا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت و حرمت کے تحفظ میں سینہ سپر نہ ہوتے۔ اس بدزبان شخص نے اپنے مریدوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔ (نقل کفر کفر نہ باشد)

"میں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے جھوٹوں کا نفرت کے ساتھ تصور کرتا ہوں (نعوذ باللہ من ذالک)۔ اگر میں ان جھوٹوں کو تسلیم کر لوں تو مجھے یہ ماننا پڑے گا کہ اس مجمع میں یا خدا کی زمین کے کسی خطہ پر ایک عورت بھی ایسی نہیں جو لافانی روح رکھتی ہو بلکہ مجھے یہ تسلیم کرنا ہوگا۔ کہ تم عورتیں محض وحشی جانور ہو۔ جو ایک خاص مدت تک ایک رذیل قسم کے کھلونے کے طور پر استعمال ہو سکیں۔ اور کہ تمہارے وجود کو کوئی ابدیت حاصل نہیں ہے اور جب وحشیانہ شہوت والے درندے تم سے اپنی خواہش پوری کر لیں۔ تو تم کتوں کی موت مر جاؤ۔ بس یہ تمہارا انجام ہے۔ یہ ہے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا مذہب"!!

اسی لیکچر میں آگے چل کر گستاخ ڈوئی نے کہا:۔

"محمد (مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم) کے مذہب میں عیسائی ایک شرک کا درجہ رکھتا ہے"

(اس فقرے کے بعد ڈوئی نے نہایت خبیثانہ گالی دی اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق طعن کیا ہم ان فقروں کو عمداً نقل نہیں کرتے)

(لیوز آف ہیلنگ جلد ۷ نمبر ۵ - ۲۷ مئی ۱۹۰۰ء)

ڈوئی کی اسلام دشمنی

اس جگہ مناسب ہوگا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر کی تصدیق میں کہ ڈوئی "اسلام کا سخت درجہ دشمن تھا" اس شخص کا ایک حوالہ بھی درج کر دیا جائے جو اس کے اسلام کے خلاف کینہ اور عناد کی انتہا کو واضح کر سکے۔ مسٹر ڈوئی نے اپنے اخبار میں لکھا:۔

"میں امریکہ اور یورپ کی عیسائی اقوام کو خبردار کرتا ہوں کہ اسلام مردہ نہیں ہے۔ اسلام طاقت سے بھرپور ہے۔ اگرچہ اسلام کو ضرور نابود ہو جانا چاہیئے۔ محمڈن ازم کو ضرور تباہ ہونا چاہیئے۔ مگر اسلام کی بربادی نہ تو فضول لاطینی عیسویت کے ذریعہ ہوسکے گی۔ نہ ہی بے طاقت یونانی عیسویت کے ذریعے سے اور نہ ہی ان لوگوں کی خشکی مانند عیسویت کے ذریعے سے جو مسیح کو صرف برائے نام مانتے ہیں۔ اور بیہودہ لوگوں اور بدمستوں اور بدکاروں اور دیوثوں اور ظالموں کی زندگی بسر کرتے ہیں۔" (لیوز آف ہیلنگ ۲۵ اگست ۱۹۰۰ء)

پھر ایک دفعہ مسٹر ڈوئی نے لکھا:۔

"محمڈن ازم ایک بڑی طاقت ہے یہ زبردست مقابلہ کرے گی۔ مگر اس کا استیصال کرنا ضروری ہے۔" (لیوز آف ہیلنگ جلد ۸ نمبر ۱۳ صفحہ ۳۰۴)

ڈوئی کی دریدہ دہنی کے یہ ناپاک اور متعفن نمونے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مباہلہ کے چیلنج سے پہلے کے زمانے کے ہیں۔ مگر چیلنج کے بعد بھی ڈوئی کے مکروہ رویہ میں کوئی تبدیلی پیدا نہ ہوئی۔ عین اس مہینے میں جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوسرا اعلان مباہلہ شائع فرمایا۔ مسٹر ڈوئی نے ایک لیکچر میں پھر کہا:۔

زائن کے لئے محمڈن ازم کو تباہ کرنا ضروری ہے آج مشرق کے بڑے سسٹموں میں سے ایک محمڈن ازم بھی ہے۔"

"اسلام کا لب لباب عورت کی تذلیل اور اس کے لئے ابدی روح سے محرومیت ہے مسلمانوں کا مذہب عورت کی روح کو ابدیت نہیں دیتا۔"

مسلمانوں کو یہ نہیں سکھایا جاتا کہ وہ اگلی دنیا میں اپنی بیوی ماں یا بچی سے ملنے کی توقع کرے۔ اس کو یہ سکھایا جاتا ہے۔ کہ وہ جنت کا تصور ایک قحبہ خانہ یا حرم سرا کی حیثیت میں کرے۔ جہاں پر وہ ان عورتوں کے ساتھ زندگی بسر کرے گا۔ جو اس کی ہوس رانی کی خاطر پیدا کی جائیں گی۔

زائن کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ انسانیت پر سے اس گھناؤنے دھبے کو دھو ڈالے۔ یروشلم پر سے اس ملعون جھنڈے کو ہمیں اتارنا ہوگا۔ خدا ہمیں مستقبل قریب میں مسلمانوں کے دروازے کھٹکھٹانے کی توفیق دے۔ مسلمان مقابلہ ضرور کریں گے۔ کیونکہ وہ کئی سو ملین کی تعداد میں ہیں۔ ہلال اور صلیب کے درمیان ایک جنگ عظیم قریب نظر آرہی ہے۔"

(لیوز آف ہیلنگ۔ ۱۵ اگست ۱۹۰۳ء)

مندرجہ بالا اقتباسات ایک طرف اگر ڈوئی کی گندہ فطرت کا پتہ دیتے ہیں تو دوسری طرف اس کی اسلام سے کلیتہً ناواقفیت کا بھی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اعلان مباہلہ کی اشاعت کے بعد بھی اس بدقسمت انسان کی تباہ کن روش میں کوئی تبدیلی نہ آئی۔ خدائی تقدیر اسے اس کے بھیانک انجام

تاریک انجام کی طرف کشاں کشاں لئے جا رہی تھی۔ چنانچہ اس نے پھر لکھا:۔

"اسلام کے ساتھ لعنت زدہ ہوس کاری بھی آئی جس نے قبائل قریش کو اس بات کی رغبت دی کہ وہ اپنے خدا کو چھوڑ کر اسلام کے جھنڈے تلے آجائیں۔ تاکہ وہ اس دنیا میں بھی عورتوں کے ساتھ عیاشی کی زندگی بسر کریں۔ اور پھر لعنت زدہ ہوس کاری میں ہمیشگی کے عیش و عشرت کی زندگی اس گندے وحشی کی طرح گذاریں۔ جس کی خواہشات کا اعلیٰ ترین مقام اس کے پیٹ سے اوپر نہیں جاتا۔ یہ تھا وہ انعام جو (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پیش کیا۔ اور یہ ہے وہ انعام جو آج بھی محمڈن ازم پیش کرتا ہے...... ہم محمڈن ازم کے اس انعام کو پاش پاش کرکے رہیں گے"!

(الیوز آف مینانگ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۳ء)

اس بدنصیب ننگِ انسانیت شخص کی یہ بے باکانہ دشنام طرازی ایسی نہ تھی جس سے ایک مرد مومن کا دل مجروح نہ ہوتا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں اسلام کی عزت کا تحفظ مقدر تھا۔ ان اہانت آمیز بیانات پر خدا ئے غیور کے اس جاں نثار جرنیل کا ڈوئی ایسے ننگِ شرافت انسان کو مباہلے کے لئے بلانا ضروری تھا۔ خدائی قدرت اپنی طاقت تجلّی کا ایک کرشمہ دکھانا چاہتی تھی۔ ادھر مسٹر ڈوئی نے بھی الٰہی غیرت کو بھڑکانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اس نے اپنی کامل تباہی کو آخری دعوت دینے میں بھی کسر نہ چھوڑی۔ اپنی ترقی کے پورے عروج میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے چند ماہ ہی بعد پھر اس نے کہا:۔

"محمڈن ازم ایک ایسا مذہب ہے جو اپنے علماء کو یہ تعلیم دینے سے منع کرتا ہے کہ عورت بھی لافانی روح رکھتی ہے برخلاف اس کے محمڈن ازم عورت کو مرد کے کھیل اور ہوس رانی کا سامان بتاتا ہے۔

جب عورت کی یہ زندگی ختم ہو جائے گی تو مسلمانوں کے بقول وہ مرد کے بھیانک جرائم کے خلاف شہادت دینے کے لئے کبھی بھی پیدا نہ ہوگی۔

اسلام کی سب سے بڑی لعنت یہ ہے کہ اس نے عورت کو ہوس کاری کا آلہ بنا دیا ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک بہشت غیر محدود عیاشی کی جگہ ہے یہ وہ جگہ نہیں جہاں بقائے نسل ایک بلند مقصد ہو بلکہ وہ جگہ ہے جہاں پر یہ ایک اعلیٰ ترین مدعا بن جاتا ہے۔

اس قسم کے بہشت میں پاکیزہ اور مقدس بچوں کے خیال کے بغیر ایک مسلمان یہ توقع کرتا ہے کہ وہ اپنی ابدیت کو ایک وسیع قحبہ خانہ پر حاوی کر دے۔

یہ خیال بہت بھیانک ہے انتہائی بھیانک یہ شرمناک مذہب ضرور ختم ہونا چاہیئے۔ سینکڑوں ملین مسلمان جو اس وقت ایک جھوٹے نبی کے قبضے میں ہیں۔ انہیں یا تو خدائی آواز سننی پڑے گی یا وہ تباہ ہو جائیں گے"۔

(الیوز آف ہیلنگ ۲۳ جنوری ۱۹۰۴ء)

خباثت فطرت کے اس گندے اظہار پر الٰہی غیرت کیوں نہ بھڑک اٹھتی؟ یہ بدبخت انسان نہ صرف دریدہ دہن ہی تھا بلکہ اس نے سید الطاہرین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک اور اسلام کے متعلق صدر رجہ گندی باتیں اور سراپا غلط باتیں منسوب کی تھیں۔ یہ سمجھا تھا

کمینہ دشمن جو خدا تعالیٰ کے فرستادہ اور اسلام کے برگزیدہ جرنیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابل پر کھڑا ہوا تھا۔ اس نے تباہی حسرتناک تباہی کو اپنے ہاتھوں دعوت دی اور دردناک عذاب کو بار بار بلایا۔ یہ صحیح ہے کہ دنیوی لحاظ سے اس وقت وہ اپنی طاقت و شہرت کی بلند چوٹی پر کھڑا تھا۔ اور اس کی تباہی کے کوئی آثار نظر نہ آتے تھے۔ بلکہ دن بدن اس کی دولت، اس کی طاقت اس کی لیڈری میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا تھا۔

ادھر حضرت احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بظاہر دنیا میں کوئی حیثیت ہی نہ تھی۔ ہندوستان جیسا پسماندہ غیر متمدن اور غلام ملک۔ پھر اس تاریک ملک کے کونے میں۔ ایک بے حیثیت گاؤں کا باشندہ، ہاں ایک غیر معروف انسان جو مادی دنیا کے معیار کے لحاظ سے امریکہ تو کجا خود اپنے ملک میں بھی کوئی قابل ذکر دنیوی جاہ و حشمت نہ رکھتا تھا۔ اس نے خدائے واحد کے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے اس ڈاکٹر جان الیگزینڈر ڈوئی کو مقابلے کے لئے للکارا۔ جس کی سرعت سے بڑھتی ہوئی طاقت نے خود اس عظیم ملک امریکہ کے رہنے والے کروڑوں انسانوں کی آنکھوں کو عارضی طور پر خیرہ کر کے رکھ دیا تھا۔ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء نے اس کو ایسے وقت میں مقابلہ کے لئے بلایا جب امریکن پبلک یہ وہم بھی نہ کر سکتی تھی۔ کہ ڈاکٹر ڈوئی کے ستارۂ اوج کو زوال آنے کا شمہ بھر بھی امکان ہو سکتا ہے۔

یہ وہ زمانہ تھا۔ جبکہ ڈوئی کی تحریک طوفانی سمندر کی طرح دوسری الٰہی امریکن تحریکوں کو اپنی موجوں میں لپیٹتی چلی جا رہی تھی۔ جب صیہون کا اخبار ہر روز دنیا کے ایک سے کنارے یا ملک کی کسی دوسری ریاست سے فتح کی خبریں شائع کرتا تھا۔ جب دور دراز کے ممالک سے فریب خوردہ مگر عقیدت مند مسیحی آ آ کر بستیوں میں آباد ہو رہے تھے۔ اس وقت کسے خیال ہو سکتا تھا کہ الٰہی غیرت چار سال کے قریب عرصہ میں ہی اس ناپاک انسان کو وہ ذلت انگیز انجام نصیب کرے گی جس کی یاد دو ہانی عالم کی تاریخ میں عبرتناک طور پر محفوظ رہے گی۔ شہر صیہون اب بھی موجود ہے۔ مگر اس کی ایک ایک گلی۔ اس کے مکانوں کی ایک ایک اینٹ اس کا ہر ایک مکین۔ اس کے در و دیوار ہر لمحہ اس عظیم الشان نشان کی صداقت پر شہادت دے رہے ہیں۔ پیشگوئی سے قبل ڈوئی کی ترقی اور پھر پیشگوئی کے بعد ڈوئی کے زوال کی تاریخ قدرت نے امریکن اخبارات و رسائل اور بعض امریکن مصنفین کی تصانیف میں اس نشان کے ساتھ محفوظ کر دی ہے۔ کہ ان کا مطالعہ آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے اور بالخصوص امریکہ والوں کے لئے حی و قیوم خدا کی ہستی کا بین ثبوت رہے گا۔ اور ایمان والوں کے لئے ہمیشہ ہی روح پرور! آئندہ ابواب میں ہم اس بدنصیب انسان کے غیر معمولی عروج اور حسرتناک انجام کی تاریخ کا مطالعہ کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

مرکزی اعلانات

خدام الاحمدیہ کا سال رواں کا پروگرام

یکم فروری ۱۹۵۲ء سے خدام الاحمدیہ کا نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ سال رواں کے لئے مجلس مرکزیہ نے حسب ذیل پروگرام تجویز کیا ہے۔ یہ پروگرام اصولی ہے اس کی روشنی میں ہر مجلس مقامی حالات کے مطابق اس کی تفصیلات اور طریق کار طے کر سکتی ہے:-

۱- شعبہ تبلیغ:- (۱) ہر خادم مہینہ میں کم از کم ایک دن تبلیغ کے لئے وقف کرے۔

(۲) ہر خادم عہد کرے کہ سال میں کم از کم ایک احمدی بنانے کی پوری کوشش کرے گا۔

(۳) رشتہ داروں میں تبلیغ کی طرف خاص توجہ دی جائے۔

اس سکیم کے مطابق مجالس اپنی اپنی جگہ تنظیم اور ترتیب کے ماتحت خدام سے عمل کرائیں۔ ارد گرد کے علاقوں کو حلقوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ اور وہاں خدام باقاعدگی کے ساتھ جائیں اور ان پر جس قسم کے اعتراضات ہوں۔ وہ نوٹ کر کے قائد کے توسط سے مرکز میں بھجوائیں۔

۲- شعبہ خدمت خلق:-

(۱) ہر خادم فرسٹ ایڈ سیکھے۔

(۲) اے۔ آر۔ پی کی تربیت زیادہ سے زیادہ حاصل کی جائے۔

(۳) سٹیشنوں اور لاریوں کے اڈوں پر خدام باری باری جا کر مسافروں کی رہنمائی کریں۔ اور مسافروں کی بوجھ اٹھانے میں مدد کریں۔

مقامی ڈاکٹروں کے ساتھ بات کر کے خدام کو فرسٹ ایڈ سکھانے کا انتظام کیا جائے۔ اور دیکھا جائے کہ کون کون خادم فرسٹ ایڈ جانتا ہے اور کس حد تک۔ اسی طرح مقامی طور پر اے آر پی کی تربیت حاصل کی جائے۔

۳- شعبہ تجنید:-

ہر جماعت میں خدام الاحمدیہ کو منظم طور پر قائم کیا جائے کوئی جگہ ایسی نہ رہے جہاں جماعت تو قائم ہو لیکن وہاں خدام الاحمدیہ قائم نہ ہو۔ اگر کسی جگہ ایک ہی ایسا نوجوان ہو تو وہی مجلس کے پروگرام پر عمل کرے اور مرکز میں اپنا اندراج کرائے۔ اسی طرح یہ دیکھا جائے۔ کہ ہر مجلس کے جملہ خدام نے فارم رکنیت پر کر دیا ہے۔ یا نہیں۔ اگر نہیں کیا تو پُر کر کے [illegible] مرکز میں بھجوایا جائے۔ مقامی خدام کا ریکارڈ مکمل طور پر جملہ کوائف کے ساتھ رکھا جائے۔

قریب کی جماعتوں میں جہاں خدام الاحمدیہ قائم نہیں ہے۔ وہاں گروپ بھجوا کر مجلس قائم کی جائے۔

۴- شعبہ اطفال:-

(۱) اطفال کی تربیت کے لئے تعلیمی نصاب مقرر کیا [illegible] اطفال [illegible] آوارگی اور فضول کھیلوں سے بچانے کی کوشش کی جائے۔

(۲) اطفال کو روزانہ کم از کم نصف گھنٹہ کے لئے جمع کر کے ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے۔

(۳) ہر ایسی جگہ جہاں خدام الاحمدیہ قائم ہے۔ مجلس اطفال کا قیام نہایت ضروری ہے۔ اور ان کی تربیت کے لئے خاص مربی مقرر کرنے چاہئیں۔

۵- شعبہ تحریک جدید:-

(۱) ہر خادم جو دفتر اول میں شامل نہیں۔ دفتر دوم میں شامل کیا جائے۔

(۲) سال رواں کے وعدہ جات اور بقایا جات کی وصولی میں مدد دی جائے۔

۶- شعبہ وقار عمل:- (۱) ہر روز آدھ گھنٹہ مجلس کے

کام کے لئے وقت دینے اور ماہانہ اجتماعی وقار عمل کا کام کرنے کو مجلس میں رائج کیا جائے۔

۷۔ شعبہ تربیت و اصلاح :-

(۱) احمدی نوجوانوں کو تمباکو نوشی سے منع کیا جائے۔

(۲) نماز باجماعت کی پابندی کرائی جائے۔

(۳) احمدی تاجروں میں سچ اور دیانت کا مادہ پیدا کیا جائے۔

۸۔ شعبہ مال :-

(۱) دفتر مرکزیہ کی عمارت مکمل کرنے کیلئے بقیہ رقم فراہم کی جائے۔

(۲) ماہانہ چندہ شرح کے مطابق وصول کیا جائے۔

۹۔ ایثار و استقلال :-

(۱) ہر ہفتہ مجالس عاملہ مقامی کے اجلاس باقاعدگی سے منعقد ہوں اور ان میں جائزہ لیا جائے کہ سکیموں پر کس حد تک عمل ہوا۔ اور آئندہ کیا کرنا ہے۔

(۲) ہر مقامی مجلس اپنا دفتر قائم کرے۔ جہاں بیٹھ کر عاملہ پروگرام پر عمل کروانے کی تدابیر سوچ سکیں۔

(۳) ہر مجلس مرکز میں اپنے کام کی ماہانہ رپورٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک بھجوا دے۔

۱۰۔ شعبہ تعلیم :-

خدام کی علمی صلاحیتوں کے اعتبار سے خدام کے مندرجہ ذیل تین مدارج مقرر کئے جائیں۔

۱۔ پہلا طبقہ۔ ناخواندہ خدام۔ جو اردو لکھنا پڑھنا اور قرآن مجید ناظرہ نہیں جانتے۔ ۲۔ دوسرا طبقہ خدام جنکی تعلیم مڈل یا مڈل کے مساوی ہے اور دینیات کے لحاظ سے قرآن مجید ناظرہ اور ترجمہ نماز جانتے ہیں۔ ۳۔ تیسرا طبقہ تمام خدام جو مڈل سے اوپر تعلیم رکھتے ہیں۔

ان تینوں طبقات کے لئے سہ سالہ کورس مقرر کر دیا گیا ہے ہر سال مقررہ نصاب کا امتحان مرکز کی طرف سے ہوگا۔ پرچہ جات مرکز مجالس کو بھجوائے گا مجالس خود انہیں پُر کر دیں۔ اور اپنے خدام کے اسماء معہ نمبر اور اوّل آنیوالے کا پرچہ مرکز میں بھجوادیں مجموعی اعلان مرکز کریگا۔ اس طرح تین سالوں میں پھیلے ہوئے کورس کا مکمل امتحان دینے کے بعد آخری سال سند دیجائیگی۔ اور اوّل دوم وسوم رہنے والوں کو انعام دیا جائیگا۔

۱۱۔ شعبہ ذہانت و صحّت جسمانی :-

(۱) ہر خادم کسی ایک کھیل میں ضرور حصہ لے۔

(۲) کھیلوں کا شوق پیدا کرنے کیلئے مختلف کلبوں کا اجراء کیا جائے۔ کوشش کی جائے کہ ہر خادم باقاعدہ اپنی کلب میں شامل ہو۔ ان کلبوں کی مالی امداد کیلئے مقامی طور پر سرپرست تلاش کئے جائیں۔

(۳) ہفتہ میں ایک دفعہ قریبی حلقوں کے آپس میں میچ کرائے جائیں۔

(۴) ہر ماہ کے آخر میں ان مقابلوں کو زیادہ وسعت کیساتھ کرایا جائے۔

(۵) سال میں ایک دفعہ سارے ضلع کے خدام کا ایک ٹورنامنٹ کرایا جائے۔

(۶) دیہاتی مجالس اپنے ماحول کے مطابق کھیلوں کو رواج دیں۔

(۷) مجالس اپنے بہترین کھلاڑیوں کی ٹیم تیار کرکے مشہور مشہور ٹورنامنٹوں میں بھجوانے کی کوشش کریں۔

(۸) خدام میں نشانہ بازی، ہاکی، کشتی رانی، تیراکی اور گھوڑا سواری کا شوق پیدا کیا

(۹) مختلف قسم کے کاریگروں کی فہرستیں تیار کرائی جائیں۔ اور خدام کاریگروں سے دستکاری سیکھیں کہ ہر کاریگر ہر سال ہیں خدام کی ایک معین تعداد ٹرینڈ کرے مجالس اس مقصد کے لئے زیادہ سے زیادہ خدام تیار کریں۔ جو ٹیکنیکل کام سیکھنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ اس سال کے آخر تک کم از کم دس فیصدی خدام ضرور کوئی نہ کوئی ہنر سیکھ جائیں۔

مجلس مرکزیہ کی طرف سے مجالس کے لئے آئندہ سال میں کام کرنے کے لئے مندرجہ بالا اصولی کام مقرر کئے گئے ہیں۔ مجالس ان پر عمل کرائیں۔ اور اپنی ماہانہ رپورٹوں میں اس کا ذکر کریں۔ کہ کس حد تک کام ہوا۔ اور باقی کیلئے کیا تدابیر اختیار کی جارہی ہیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اپنے قارئین سے

۱۔ اخباری کاغذ آجکل اس قدر گراں ہوچکا ہے کہ بڑے بڑے روزنامے اپنے حجم کم کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں۔ خالد تو ابھی نیا ہی پرچہ ہے۔ یہ بھلا اس گرانی کا مقابلہ کس طرح کرسکتا ہے۔ اب کاغذ بازار میں ملتا ہی نہیں۔ اسی لئے مجبوراً عارضی طور پر ہمیں اس کا حجم کم کرنا پڑا ہے۔ یہ کمی بالکل عارضی ہے۔ جونہی کاغذ بازار میں آجائے گا۔ اس کی تلافی کردی جائے گی۔

۲۔ گذشتہ دنوں پنجاب میں جو حالات پیدا ہوئے ہیں ان کی وجہ سے کہیں آنا جانا مشکل ہوگیا تھا۔ ربوہ میں ایک پریس تو تھا نہیں۔ دوسرے شہر میں جاکر پرچہ چھپوانا ممکن نہ تھا۔ اس لئے ۱۵ مارچ کا پرچہ شائع نہیں ہوسکا۔ اب بھی یہ پرچہ بڑی مشکل سے چھپوایا جارہا ہے۔ اس مجبوری کی وجہ سے ہمیں اس کو مارچ و اپریل کا پرچہ بنانا پڑا ہے۔ امید ہے ہمارے قارئین ہماری اس مجبوری کو قبول فرمائیں گے۔

۳۔ مارچ کے پرچہ کے لئے نہایت قیمتی مضامین آئے ہوئے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہم اس اشاعت میں انہیں نہیں دے سکے۔ کیونکہ کاغذ نہیں مل سکا۔ وہ آئندہ اشاعت میں آجائیں گے۔

(مینیجر رسالہ خالد ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ جو آپکے پتہ کے ساتھ ہی درج ہے۔

قارئین خالد سے ضروری گذارش

رسالہ "خالد" اپنے ابتدائی مگر انتہائی نازک دور میں سے گذر رہا ہے۔ کاغذ کی ہوشربا گرانی بلکہ نایابی نے اسے جاری ہوتے ہی شدید مشکل میں ڈال دیا ہے۔ مگر مجلس پوری کوشش کرکے اسے جاری رکھ رہی ہے۔ اس وقت تمام ایسے خریداران خالد سے ضروری گذارش ہے۔ جنہوں نے خالد کا سالانہ چندہ ابھی تک نہیں دیا۔ کہ وہ بلا تاخیر چندہ ساڑھے چار روپے بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ اس طرح تمام ایسی مجالس بھی جن کی طرف سے خالد کا چندہ نہیں آیا۔ اس طرف توجہ کریں۔ تا مجلس ہر ماہ آپ کی خدمت میں بر وقت پرچہ بھجواتی رہے۔

خاکسار
سید عبدالباسط
نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجالس خدام الاحمدیہ

قائد ضلع کا انتخاب ۱۵ رمئی سنہ ۱۹۵۳ء تک مکمل کرکے مرکز سے منظوری حاصل کریں۔

(نائب معتمد)

حضرت امیرالمومنین فرماتے ہیں:-

"جماعت کے نوجوانوں کو...... توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے دلوں میں ایک عزم اور ارادہ لیکر کھڑے ہوں۔ کہ ہم نے خدا تعالےٰ کو حاصل کرنا ہے"

(الفضل ۱۳ اپریل ۱۹۳۹ء)

حضرت امیرالمومنین فرماتے ہیں:-

"نماز کے بغیر اسلام کوئی چیز نہیں۔ اگر کوئی قوم چاہتی ہے کہ وہ اپنی آئندہ نسلوں میں اسلامی روح قائم رکھے تو اس کا فرض ہے کہ اپنی قوم کے ہر بچے کو نماز کی عادت ڈالے"

(الفضل ۲۳ اپریل ۱۹۳۸ء)

(مہتمم تربیت واصلاح)

رسالہ خالد ماہ مارچ/اپریل ۱۹۵۳ء　رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸۳　مدیر: غلام باری سیف